موقع پر اہل تشیع کے جلوسوں پر کراچی میں بم حملے اور پھر اس کی آڑ میں کھربوں روپوں کا نقصان، ربیع الاول میں فیصل آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان میں قتل و غارتگری اور اسی ربیع الاول کے مہینہ میں اصحاب رسولؐ کے پتلے نذر آتش کرنا اور پھر مولانا ضیاء القاسمیؒ کی قبر کی بے حرمتی اور مدرسہ میں تفاسیر واحادیث اور دیگر اسلامی کتب کو نذر آتش کرنا یہ تمام فسادات اسی گھناؤنی سازش کی طرف اشارہ کناں ہیں، حکومت کے ذمہ دار حضرات تو یہ کہتے ہیں کہ اس کے پیچھے بیرونی طاقتیں ہیں اور اس کے عوض ان کو بھاری رقوم دی جارہی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ حکومت اس عظیم سازش کو بے نقاب کرنے میں بے بس اور بے دست وپا کیوں ہے؟

ان فسادات کی روک تھام کے لئے حکومت کو سنجیدہ کوششیں کرنی چاہئیں تاکہ ایسے کربناک والمناک سانحات کے وقوع پذیر ہونے کا تدارک ہوسکے۔ کیونکہ پاکستان عالم اسلام کی واحد ایٹمی طاقت کا حامل ملک ہے اور یہ طاقت غیروں کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے اور یہود وہنود اور نصاریٰ اور اسلام و پاکستان دشمن قوتیں اسی تاک میں ہیں کہ پاکستان کو اسی طاقت سے محروم کیا جائے اور یہ طاقتیں یہ کوشش کررہی ہیں کہ اس ملک میں قتل و غارتگری اور خونریزی کا بازار گرم ہو، تاکہ اس کو دنیا کے سامنے غیر ذمہ دار ملک ثابت کرکے اس کو ایٹمی طاقت سے محروم کرنے کیلئے جواز فراہم کیا جاسکے۔

حکومت کیساتھ ساتھ علماء کرام کو بھی چاہیے کہ ان عالمی سازشوں کا ادراک کرتے ہوئے اتحاد واتفاق اور ہم آہنگی کیلئے کوشاں رہیں تاکہ ان سازشی عناصر (خواہ وہ اندرون ملک ہوں یا بیرون ملک) کے مکروہ ومذموم عزائم ناکام ہوں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر احمد صاحب قدس سرہ کا سانحۂ ارتحال

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی (اقبالؒ)

عالم اسلام کی عظیم اسلامی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کو علمی دنیا میں جو منفرد مقام حاصل ہے وہ تمام یونیورسٹیوں اور درسگاہوں کیلئے قابل صد رشک ہے اور کیوں نہ ہو اس کی بنیاد اپنے وقت کے اولیاء اور اقطاب نے رکھی تھی۔ بلاشبہ یہ ایک الہامی مدرسہ ہے اس کی مسند شیخ الحدیث انتہائی وقیع اور موقر ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے جن ہستیوں کا انتخاب کیا انکی علمیت وقابلیت ورع اور زہد وتقویٰ پر انہی صفات کو ناز ہے چنانچہ بڑے بڑے جبال علم اسی مسند پر فائز رہے اور انہوں نے تشنگان علوم نبویہؐ کو اپنے چشمہ فیض کے آب زلال سے سیراب کیا۔ اور ہر شیخ الحدیث نے اپنے اسلاف شیوخ الحدیث کی جانشینی کا حق ادا کردیا۔ انہی شیوخ میں ایک حضرت مولانا نصیر احمد صاحب تھے۔ جو کہ ہمارے